جلد ۲۹ | ۸ ماہ ظہور ۱۳۲۰ ہش | ۱۳ ماہ رجب ۱۳۶۰ھ | ۸ ماہ اگست ۱۹۴۱ء | نمبر ۱۷۹

روزنامہ الفضل قادیان ——— ۱۳ رماہ رجب ۱۳۶۰ھ

مُسلمانوں کو ایک لیڈر کی ضرورت

حال میں مسلمانانِ کلکتہ کا ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہُوا "جس میں" ہزاروں مُسلمانوں نے شرکت کی" اور جس کی روئداد ہندوستان کے تمام مسلمان اخبارات میں خاص طور پر شائع کرائی گئی ہے۔ اس میں سب زیادہ زور جس بات پر دیا گیا۔ وُہ یہ ہے کہ "مسلمانوں کو ہر قسم کی مصلحتوں کو نظر انداز کرتے ہُوئے مسلم لیگ کی وحدت کو برقرار رکھنا چاہیئے" اور اس کی تائید میں کہا گیا ہے۔ کہ:۔

"مسلمانانِ ہند کے مفاد اس نقطہ سے وابستہ ہیں۔ کہ وُہ ایک مرکز سے وابستہ اور ایک لیڈر کے ماتحت رہیں۔ وُہ مرکز مسلم لیگ اور وُہ لیڈر قائد اعظم جناح ہیں"

اگرچہ یہ تلقین سیاسی معاملات کے متعلق کی گئی ہے۔ یعنی سیاسیات میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے مسلمانانِ ہند کو ایک مرکز سے وابستہ اور ایک لیڈر کے ماتحت رہنا چاہیئے۔ لیکن مذہبی لحاظ سے اس کی اہمیت اور بھی زیادہ واضح ہے۔ اور اسلام نے اس پر اس قدر زور دیا ہے۔ کہ اگر مسلمان اسے پیشِ نظر رکھتے۔ اور اس پر عمل کرتے۔ تو دُنیوی اور سیاسی لحاظ سے وُہ خود بخود ایک مرکز سے وابستہ اور ایک لیڈر کے ماتحت ہو جاتے۔ قطع نظر اس سے کہ مسلم لیگ میں مسلمانانِ ہند کے لئے مرکز بننے کی اہلیت ہے یا نہیں۔ اور قطع نظر اس سے کہ تمام مسلمان سیاسیات میں مسٹر جناح کو اپنا واحد راہ نما ماننے کے لئے تیار ہو سکتے ہیں۔ یا نہیں۔ ہم مسلمانانِ ہند کو اس طرف توجہ دلانا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ وُہ مذہبی لحاظ سے آپس میں اتحاد اور یگانگت پیدا کرنے کی فکر کریں۔ اور اپنے لئے واحد مذہبی راہ نما تلاش کریں۔ تا کہ انہیں دین و دُنیا دونوں میں کامیابی حاصل ہو سکے۔ ورنہ یاد رکھیں۔ مذہب کو نظر انداز کر کے اور اس کے ان احکام کو پس پشت ڈال کر جو اس نے مسلمانوں کی کامیابی کے لئے دیئے ہیں۔ اگر مسلمان چاہیں۔ کہ دُنیا میں اعزاز اور سربلندی حاصل کر سکیں۔ تو یہ ناممکن ہے۔ اس صورت میں نہ ان کا کوئی واحد مرکز بن سکتا ہے۔ اور نہ وُہ اس سے وابستہ ہو سکتے ہیں۔ اسی طرح نہ انہیں کوئی واحد لیڈر میسر آ سکتا ہے۔ اور نہ اس کے ماتحت رہ سکتے ہیں۔

اگر یہ درست ہے۔ کہ اسلام ہی خدا تعالےٰ کی طرف سے سچا اور زندہ مذہب ہے (ہر مسلمان کا یہی عقیدہ ہے) اگر یہ درست ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے اسلام کی حفاظت کا وعدہ کیا ہُوا ہے۔ (سب مسلمان یہ مانتے ہیں) اگر یہ درست ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے مسلمانوں کی راہ نمائی کا انتظام کرنا اپنے ذمّہ لیا ہُوا ہے۔ (مسلمانوں کا اس پر ایمان ہے) تو پھر یہ بھی بالکل درست اور صحیح ہے کہ موجودہ زمانہ میں مسلمان کیا بلحاظ دین اور کیا بلحاظ دُنیا ایک کامل راہ نما کی راہ نمائی کے بیحد محتاج ہیں۔ پھر کس طرح ممکن ہے۔ کہ خدا تعالےٰ اسلام کی حفاظت کا کوئی انتظام نہ کرے۔ اور مسلمانوں کی راہ نمائی کے لئے کوئی لیڈر اور راہ نما کھڑا نہ کرے۔ خاص کر اس صورت میں جبکہ مخبر صادق صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بھی خدا تعالےٰ سے علم پا کر اس آخری زمانہ میں جس کی علامات پہلے بتا دی گئی تھیں۔ اور جو اب پوری ہو چکی ہیں۔ ایک عظیم الشان راہ نما کے مبعوث ہونے کی خوشخبری دی ہُوئی ہے۔

پس جبکہ ایک لیڈر کی ضرورت مسلمانوں کو مسلم ہے۔ اور جبکہ خدا تعالےٰ اور اس کے رسُول نے ضرورت کے وقت ایک خاص لیڈر عطا کرنے کا وعدہ دے رکھا ہے۔ تو ضروری ہے۔ کہ مسلمان ایسے لیڈر کی تلاش کریں۔ جس نے موجودہ زمانہ میں مسلمانوں کی اصلاح اور اسلام کی حفاظت و ترقی کے لئے کہ اسی سے مسلمانوں کی ترقی وابستہ ہے۔ خدا تعالےٰ کی طرف سے مبعوث ہونے کا دعوےٰ کیا ہو۔ اور ایسا راہ نما سوائے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اور کوئی نہیں۔ آپ نے خدا تعالےٰ کی طرف سے مبعوث ہونے کا دعوےٰ عین اس وقت کیا۔ جب ایک مامور من اللہ کی بے حد ضرورت محسوس کی جا رہی تھی۔ اور جبکہ موعود نبی کے مبعوث ہونے کی علامات پوری ہو چکی تھیں۔ پس جب دُنیا میں آپ ہی ایسے مدعی ہیں۔ اور خدا تعالےٰ نے آپ کی صداقت میں بڑے بڑے نشانات ظاہر فرمائے ہیں۔ تو ضروری ہے۔ کہ مسلمان آپ کو اپنا راہ نما تسلیم کریں۔ اور ایک مرکز سے وابستہ ہو جائیں۔

دوسری اقوام دین کو پس پشت ڈال کر ترقی کر سکتی ہیں۔ کیونکہ وُہ کسی سچے دین کی اس وقت حامل ہی نہیں۔ اور جس دین کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرتی ہیں۔ اس میں ان کی راہ نمائی کی اب اہلیت نہیں۔ لیکن مسلمان اسلام کو نظر انداز کر کے قطعاً کامیابی حاصل نہیں کر سکتے۔ پس ضروری ہے۔ کہ پہلے وُہ دین کی طرف متوجہ ہوں۔ اور پھر کامیابی کی امید رکھیں

مدینۃ المسیح

قادیان ۸ ظہور ۱۳۲۰ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق ساڑھے دس بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت آج بوجہ سردرد ناساز رہی صحت کے لئے دعا فرمائیں ؛

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خیر و عافیت ہے۔

آج شام کی گاڑی سے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے چار صاحبزادگان یعنی مرزا خلیل احمد صاحب۔ مرزا رفیع احمد صاحب۔ مرزا وسیم احمد صاحب۔ مرزا حفیظ احمد صاحب اور ۱۴ واقفین تحریک جدید پر مشتمل قافلہ ۲۰ روز کے لئے ڈلہوزی اور چنبہ کے لئے روانہ ہوا۔ پٹھانکوٹ سے آگے یہ قافلہ پیدل جائے گا۔ تاکہ مجاہدین میں محنت و مشقت کی عادت پیدا ہو۔

آج عصر کے بعد شیخ نیاز احمد صاحب کی لڑکی محمودہ ثروت صاحبہ کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ جس میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب اور بعض دوسرے اصحاب بھی شریک ہوئے حاضرین کی مٹھائی سے تواضع کی گئی۔

مستری فیض احمد صاحب آف جموں قادیان میں آجکل زیادہ بیمار ہیں دعائے صحت کی جائے ؛

آج صبح کسی قدر بارش ہوئی ؛

مولوی جلال الدین صاحب شمس کا لنڈن سے پیغام

قادیان ۸ اگست۔ آج بی بی سی کے ذریعہ مولوی جلال الدین صاحب شمس امام مسجد احمدیہ لنڈن نے جو پیغام براڈکاسٹ کیا۔ اس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور دوسرے ان اصحاب کا جنہوں نے ان کے والد صاحب کی وفات پر اظہار ہمدردی کیا شکر ادا کیا۔ افسوس کہ ریڈیو سٹ کے خراب ہونے کی وجہ سے تقریر اچھی طرح نہ سنی جا سکی۔ اور قلم بند نہ ہو سکی ؛

اپنے اموال کی انتہا درجہ کی قربانی کرو

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں :-

(۱) "اپنے اندر تبدیلی پیدا کرو۔ اور اس کے لئے ایثار اور قربانی کرکے ارکعوا واسجدوا واعبدوا ربکم کے مقام پر کھڑے ہو جاؤ۔ اور وافعلوا الخیر کا جامہ پہن لو۔ لعلکم تفلحون تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ مگر یہ اس وقت تک نہیں ہو سکتا۔ جب تک تم اپنی پہلی زندگی پر ایک موت وارد نہ کرو۔ پس اپنے اخلاق میں انتہا درجہ کی تبدیلی پیدا کرو۔ اپنے افکار میں انتہا درجہ کی تبدیلی پیدا کرو۔ اپنے اموال کی انتہا درجہ کی قربانی کرو۔ اپنے اوقات کی انتہا درجہ کی قربانی کرو۔ تب تم یقیناً اللہ تعالےٰ کا قرب حاصل کر سکو گے"۔

(۲) "باتیں تو میں بتا سکتا ہوں مگر عمل کرنا تمہارا کام ہے۔ خدا تعالےٰ نے مجھے قرآن سمجھایا ہے اور میں وہ تمہیں سنا دیتا ہوں۔ مگر یہ میرے بس کی بات نہیں کہ میں ان باتوں کا تم سے عمل بھی کروا لوں۔ یہ خدا تعالےٰ نے تمہارے اختیار میں رکھا ہے۔ کہ تم ان باتوں سے فائدہ اٹھاؤ اگر تم ان باتوں سے فائدہ اٹھاؤ گے تو خدا تعالےٰ تمہارے لئے ترقیات کے سامان پیدا کرے گا اور وہ تم پر رحم کرے گا"۔

تحریک جدید کے مجاہدو! موعود خلیفہ کی آواز پر اپنے اموال کی ایسی قربانی کرو۔ اور ایسا ماحول پیدا کرو۔ کہ ۳۱ اگست تک وعدے پورے کرکے حضور ایدہ اللہ کی دعا اور خوشنودی حاصل کرنے والے بن سکو۔ مگر اس کے لئے آج سے ہی سامان کرو۔ تا ۳۱ اگست کا دن چڑھنے تک اپنا وعدہ سال ہفتم سو فی صدی پورا کر سکو۔ اللہ تعالےٰ توفیق دے۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

دعائیں کرو بہت دعائیں کرو۔ اور اپنے گھروں کو دعاؤں سے پر کرو

"جیسے ایک انسان اگر دوربین سے دور کی شے نزدیک دیکھنا چاہیے تو جب تک وہ دوربین کے آلہ کو ٹھیک ترتیب پر نہ رکھے فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ یہی حال نماز اور دعا کا ہے۔ اسی طرح ہر ایک کام کی ایک شرط ہے۔ جب وہ کامل طور پر ادا ہو تو اس سے فائدہ ہوا کرتا ہے۔ اگر کسی کو پیاس لگی ہو۔ اور پانی اس کے پاس بہت سا موجود ہو۔ مگر وہ پئے نہ تو فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ یا اگر اس میں سے ایک دو قطرے پئے تو کیا ہوگا پوری مقدار پینے سے ہی فائدہ ہوگا۔ غرضیکہ ہر ایک کام کے واسطے خدا نے ایک حد مقرر کی ہے۔ جب وہ اس حد پر پہونچتا ہے تو بابرکت ہوتا ہے۔ اور جو کام اس حد تک نہ پہونچیں تو وہ اچھے نہیں کہلاتے۔ اور نہ ان میں برکت ہوتی ہے۔ عاجزی اختیار کرنی چاہیئے عاجزی کا سیکھنا مشکل نہیں ہے۔ اس کا سیکھنا ہی کیا ہے۔ انسان تو خود ہی عاجز ہے۔ اور وہ عاجزی کے لئے ہی پیدا کیا گیا ہے ماخلقت الجن والانس الا لیعبدون تکبر وغیرہ سب بناوٹی چیزیں ہیں۔ اگر وہ اس بناوٹ کو اتار دے۔ تو پھر اس کی فطرت میں عاجزی ہی نظر آئے گی۔ اگر تم لوگ چاہتے ہو کہ خیریت سے رہو۔ اور تمہارے گھروں میں امن رہے تو مناسب ہے دعائیں بہت کرو اور اپنے گھروں کو دعاؤں سے پر کرو۔ جس گھر میں ہمیشہ دعا ہوتی ہے خدا اسے برباد نہیں کیا کرتا۔ لیکن جو سستی میں زندگی بسر کرتا ہے۔ اسے آخر فرشتے بیدار کرتے ہیں۔ اگر تم ہر وقت اللہ کو یاد رکھو گے تو یقین رکھو اللہ کا وعدہ بہت پکا ہے۔ وہ کبھی تم سے ایسا سلوک نہیں کرے گا۔ جیسا کہ فاسق فاجر سے کرتا ہے۔ خدا کو کوئی ضرورت نہیں کہ تم کو عذاب دیوے۔ بشرطیکہ تم ایمان لاؤ۔ اور شکر کرو۔ انسان کو عذاب ہمیشہ گناہ کے باعث ہوتا ہے۔ خدا فرماتا ہے ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم اللہ تعالےٰ کسی قوم کی حالت کو نہیں بدلتا۔ جب تک وہ خود اپنے اندر تبدیلی نہ کرے۔ جب تک انسان اپنے آپکو صاف نہ کرے۔ تب تک خدا عذاب کو دور نہیں کرتا" (البدر ۲۴ اپریل ۱۹۰۳ء)

برسوں سے

از جناب مولوی ذوالفقار علی خان صاحب گوہر

دلی مایوس عالم کا تھا ماتم خانہ برسوں سے
نشاط آباد ہے اب گھر جو تھا ویرانہ برسوں سے

زہے قسمت کہ کھولا ساقی کوثر نے پھر اسکو
پڑا تھا بند اب تک جو در میخانہ برسوں سے

نصیبا جاگ اٹھا دنیا کا پھر اب جاگ اٹھی وہ بھی
پڑی سوتی رہی جو گردش پیمانہ برسوں سے

وہ حسن لازوال و عالم افروز اب ہوا ظاہر
زمانہ منتظر تھا جس کا بے تابانہ برسوں سے

مبارک سرزمین ہند تیرا پھر کرشن آیا
سنا کرتے تھے جس کے حسن کا افسانہ برسوں سے

مئے عرفاں ہمارے قادیاں سے بٹتی رہتی ہے
بنا ہے میکدہ عالم کا یہ خمخانہ برسوں سے

ہزاروں طور بھی ان پر ہوں قرباں تو بھی تھوڑا ہے
جو آنکھیں دیکھتی ہوں جلوۂ جانانہ برسوں سے

شراب عشق ابل کر سینہ سے آتی ہے آنکھوں میں
بھرا رہتا ہے خون دل سے یہ پیمانہ برسوں سے

تری آمد کا رہتا ہے شب و روز انتظار اسکو
بنا ہے دیدۂ بے خواب یہ کاشانہ برسوں سے

کسی کی چشم میگوں نے کیا دنیا کو وارفتہ
کہ ہے چھایا ہوا اک عالم رندانہ برسوں سے

جنوں کی بے خودی نے کر دیا آزاد ہر غم سے
خرد ناآشنا ہوں عقل سے بیگانہ برسوں سے

بنا رکھا ہے دنیا نے نشانہ سنگ باری کا
ہمیں ملتا چلا آتا ہے یہ نذرانہ برسوں سے

نکلتے میکدہ سے پھر نظر آنے لگی گوہر
جو نظروں سے چھپی تھی لغزش مستانہ برسوں سے

مسئلہ نبوت از تحریرات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

(۲)

مسئلہ نبوت حضرت مسیح موعودؑ

بعض لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصریحات کے باوجود آپ کی نسبت خیال رکھتے ہیں۔ کہ آپ نے اپنی تحریرات میں نبی ہونے سے انکار کیا ہے۔ کیونکہ ان کے خیال میں حضور مطلق نبوت کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد بند قرار دیتے ہیں۔ سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ جب حضور کو خدا اور اس کے رسول خاتم النبیین نے نبی کے لقب سے پکارا۔ آپ نے خود نبوت کی ایسی شرائط جو غیر نبی میں نہیں پائی جاتیں۔ اپنی ذات میں پائے جانے کا اعلان فرما کر اپنے آپ کو صریحاً نبی قرار دیا۔ تو پھر آپ کی نبوت میں کیونکر شک ہوسکتا ہے۔ تاہم آپ کی نبوت کے متعلق شک ظاہر کرنے والوں کے غلط استدلال کی حقیقت ظاہر کرنے کے لئے ہمیں دیکھنا چاہیئے کہ حضور علیہ السلام نے نفس نبوت کو کیا سمجھا۔ اور کیا حضور نفس نبوت کے لحاظ سے اپنے لئے نبی ہونا قرار دیتے ہیں۔ یا نہیں:۔

تعریف نبوت میں تبدیلی

اس میں شک نہیں۔ کہ حضورؑ ابتدا میں اجتہاداً اپنی وحی میں اپنے متعلق لفظ نبی اور رسول کی توجیہہ فرما کر اسے جزوی اور ناقص نبوت یعنی محدثیت قرار دیتے رہے۔ کیونکہ اس وقت حضورؑ نبوت کی تعریف براہ راست بغیر پیروی دوسرے نبی کے حاصل ہونے والی خیال فرماتے تھے۔ جیسا کہ اس وقت عام مسلمانوں کا عقیدہ تھا۔ اور کثرت امور غیبیہ پر الہاماً اطلاع پانے کو نبی ہونے کے لئے کافی نہ سمجھتے تھے۔ ہاں اس کیفیت کے لئے جزئی اور ناقص نبوت یعنی محدثیت کے الفاظ استعمال کر لیتے تھے مگر ۱۹۰۱ء میں جبکہ آپ نے رسالہ ایک غلطی کا ازالہ تحریر فرمایا۔ اپنے اس اجتہاد کو خدا تعالےٰ کی متواتر اور بارش کی طرح وحی کی وجہ سے ترک کر دیا۔ چنانچہ ۱۹۰۱ء کے بعد آپ نے کبھی اپنی نبوت کو ناقص۔ اور جزوی نبوت یا محدثوں والی حیثیت نہیں دی۔ بلکہ صریح طور پر نبی کا خطاب پانے کا اعلان فرما دیا۔ اور محدث کے لفظ کو ان معنوں میں استعمال کرنا غلط قرار دیا۔ کہ محدث کو بھی کثرت امور غیبیہ پر اطلاع دیجاتی ہے۔ بلکہ یہ فرماتے رہے۔ کہ بجز نبی اور رسول خدا کسی پر کثرت امور غیبیہ کا اظہار نہیں ہوتا۔ اور اس بنا پر بالصراحت اپنی نبوت کا دعوےٰ پیش کیا۔ چنانچہ فرماتے ہیں:۔

"ہمارا دعوےٰ ہے۔ کہ ہم نبی اور رسول ہیں۔ دراصل یہ نزاع لفظی ہے۔ خدا تعالےٰ جس کے ساتھ ایسا مکالمہ مخاطبہ کرے۔ کہ بلحاظ کمیت و کیفیت دوسروں سے بڑھ کر ہو۔ اور اس میں پیشگوئیاں بھی کثرت سے ہوں۔ اسے نبی کہتے ہیں یہ تعریف ہم پر صادق آتی ہے۔ اس لئے ہم نبی ہیں"۔

(بدر۔ مارچ ۱۹۰۸ء)

پس ۱۹۰۱ء کے بعد حضورؑ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی نبوت کے متعلق واضح اعلان فرمایا۔ ہاں ذریعہ حصول نبوت پر ہمیشہ زور دیتے رہے۔ کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کے بغیر اب کوئی بھی روحانی انعام حاصل نہیں ہوسکتا۔ اور آپ کی پیروی کے بغیر سب گمراہی اور ضلالت ہے۔ اس سرچشمۂ نور و ہدایت کی طرف توجہ دلانے کی شدید خواہش اور عوام کے اس غلط خیال کی تردید کے لئے کہ نبوت براہ راست ملا کرتی ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے امتی ہونے پر بہت زور دیا ہے:۔

دلیل اوّل
درباره تبدیلئ عقیدہ

۱۹۰۱ء کے بعد ذریعہ حصول نبوت یعنی نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کو اپنی نبوت کے ناقص ہونے کی وجہ ہرگز قرار نہ دیتے تھے۔ بلکہ اس ذریعۂ حصول کو اس امر کا باعث قرار دیا کہ آپ کو حضرت عیسےٰ علیہ السلام پر تمام شان میں فضیلت حاصل ہے۔ پس آپ کی نبوت حضرت عیسےٰ علیہ السلام سے بدرجہ اولےٰ کامل ثابت ہوتی ہے۔ پھر یہ بھی قابل غور ہے۔ کہ اگر اس ذریعہ حصول نبوت کی وجہ سے آپ کی نبوت جزوی یا ناقص ہوتی۔ تو آپ غیر نبی یا ناقص نبی ہونے کی وجہ سے حضرت عیسےٰ علیہ السلام پر جو خدا تعالےٰ کے نبی ہیں۔ تمام شان میں فضیلت حاصل نہ کر سکتے تھے ۱۹۰۱ء سے پہلے آپ حضرت عیسےٰ علیہ السلام پر اپنی فضیلت کو جزوی قرار دیتے تھے۔ مگر بعد میں خود ہی جزوی فضیلت کے عقیدہ کو غلط قرار دیا۔ اور اس کی وجہ صریح طور پر نبی کا خطاب پانے کو مندرجہ ذیل حوالے میں بتایا ہے۔ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۴۸ تا ۱۵۰ پر فرماتے ہیں:۔

"سوال (۱) تریاق القلوب کے صفحہ ۱۵۷ میں (جو میری کتاب ہے) لکھا ہے) لکھا ہے"۔ اس جگہ کسی کو یہ وہم نہ گزرے۔ کہ میں نے اس تقریر میں اپنے نفس کو حضرت مسیح پر فضیلت دی ہے کیونکہ یہ ایک جزئی فضیلت ہے۔ جو غیر نبی کو نبی پر ہوسکتی ہے" پھر ریویو جلد اول ۶ صفحہ ۲۵۷ میں مذکور ہے خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا۔ جو اس پہلے مسیح سے تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے۔ پھر ریویو صفحہ ۴۷۵ میں لکھا ہے "مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر مسیح ابن مریم میرے زمانہ میں ہوتا تو وُہ کام جو میں کرسکتا ہوں۔ وُہ ہرگز نہ کرسکتا۔ اور وُہ نشان جو مجھ سے ظاہر ہو رہے ہیں۔ وُہ ہرگز دکھلا نہ سکتا"۔ خلاصہ اعتراض یہ کہ ان دونوں عبارتوں میں تناقض ہے"۔

جواب میں فرمایا۔ "یہ اسی قسم کا تناقض ہے۔ کہ جیسے براہین احمدیہ میں میں نے لکھا تھا۔ کہ مسیح ابن مریم آسمان سے نازل ہوگا۔ مگر بعد میں لکھا۔ کہ مسیح ابن مریم میں ہی ہوں۔ اس تناقض کا بھی یہی سبب تھا۔ کہ اگرچہ خدا تعالےٰ نے براہین احمدیہ میں میرا نام عیسےٰ رکھا۔ اور یہ بھی مجھے فرمایا۔ کہ تیرے آنے کی خبر خدا۔ اور رسول نے دی تھی۔ مگر چونکہ ایک گروہ مسلمانوں کا اس اعتقاد پر جما ہوا تھا۔ اور میرا بھی یہی اعتقاد تھا۔ کہ حضرت عیسےٰ آسمان پر سے نازل ہوں گے۔ اس لئے میں نے خدا کی وحی کو ظاہر پر حمل کرنا نہ چاہا۔ بلکہ اس کی وحی کی تاویل کی۔ اور اپنا اعتقاد وُہی رکھا۔ جو عام مسلمانوں کا تھا۔ اور اسی کو براہین احمدیہ میں شائع کیا۔ لیکن بعد اس کے اس بارے میں بارش کی طرح وحی الٰہی نازل ہوئی کہ وُہ مسیح موعود جو آنے والا تھا۔ تو ہی ہے اور ساتھ اس کے صدہا نشان ظہور میں آئے۔ اور زمین اور آسمان دونوں میری تصدیق کے لئے کھڑے ہوگئے اور خدا کے چمکتے ہوئے نشان میرے پر جبر کر کے مجھے اس طرف لے آئے کہ آخری زمانہ میں مسیح آنے والا میں ہی ہوں"۔

پھر فرمایا:۔

"اسی طرح اوائل میں میرا یہی عقیدہ تھا۔ کہ مجھ کو مسیح ابن مریم سے کیا نسبت؟ وُہ نبی ہے۔ اور خدا کے بزرگ مقربین میں سے ہے اور اگر کوئی امر میری فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا۔ تو میں اس کو جزئی فضیلت قرار دیتا تھا۔ مگر بعد میں جو خدا تعالےٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی۔ اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا۔ اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا۔ مگر اس طرح سے کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی"۔

ان حوالوں میں حضور نے اعتراف فرمایا ہے۔ کہ حضور نے تریاق القلوب میں مسیح ناصری پر اپنی فضیلت کو جزوی قرار دیا۔ جو غیر نبی کو نبی پر ہوسکتی ہے

اور ریویو میں اپنے آپ کو مسیح سے تمام شان میں بڑھ کر قرار دیا۔ اب حضور ان عبارتوں میں تناقض کو تسلیم کرتے ہیں۔ پھر یہی نہیں بلکہ اس تناقض کو ایک گزشتہ تناقض کے مشابہ قرار دیتے ہیں۔ کہ حضور ایک عرصہ تک باوجود مسیح اور ابن مریم کا خطاب پانے کے اپنے آپ کو مسیح موعود نہ سمجھتے رہے۔ اور بارہ سال تک یہ عرصہ ممتد رہا۔ اس کے بعد رسمی عقیدہ حیات مسیح کو چھوڑ کر اپنے مسیح موعود ہونے کا اعلان فرمایا۔ زیر بحث تناقض کو بھی حضور اس طرح حل کرتے ہیں۔ کہ پہلے مسیح پر فضیلت جزوی اس لئے قرار دی گئی۔ کہ مسیح تو خدا کا بزرگ نبی ہے۔ اور حضور غیر نبی۔ اور غیر نبی کو نبی پر تمام شان میں فضیلت حاصل نہیں ہو سکتی۔ مگر جس وقت حضور نے اس فضیلت کو تمام شان میں قرار دے دیا۔ تو حضور فرماتے ہیں۔ کہ اس وقت حضور پہلے عقیدہ پر قائم نہ رہے تھے۔ اس تبدیلی عقیدہ کی وجہ حضور یہ بیان فرماتے ہیں۔ کہ بارش کی طرح خدا کی طرف سے وحی نازل ہوئی اور حضور کو صریح طور پر نبی کا خطاب دیا گیا۔ اس لئے حضور نبی کی حیثیت سے حسب منطوق تلك الرسل فضلنا بعضهم على بعض یعنی رسولوں میں سے بعض کو ہم نے بعض پر فضیلت عطا کی ہے۔ ایک دوسرے بزرگ نبی پر فضیلت کا دعوے کر سکتے تھے۔ چنانچہ حضور نے ریویو کی عبارت کو غلط قرار نہیں دیا۔ بلکہ صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اسی کو اپنا عقیدہ ظاہر فرمایا۔ اور پہلے جزوی فضیلت کے عقیدہ کو ترک کر دیا۔

دوسری دلیل دربارہ تبدیلی عقیدہ

دوسرا ثبوت اس بارہ میں کہ حضور علیہ السلام نے نبوت کے متعلق رسمی عقیدہ کو ترک کر کے خود کو غیر نبی سمجھنا ترک کر دیا۔ یہ ہے کہ نبوت کی حقیقی تعریف سنہ ۱۹۰۱ء کے بعد حضور نے وہ بیان فرمائی۔ جو پہلے حضور ناقص اور جزوی نبی یا محدث کی تعریف فرماتے تھے۔ چنانچہ فرمایا۔

"نبی کے حقیقی معنوں پر غور نہیں کی گئی۔ نبی کے معنی صرف یہ ہیں۔ کہ خدا سے بذریعہ وحی خبر پانے والا ہو۔ اور شرف مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ سے مشرف ہو۔ شریعت کا لانا اس کے لئے ضروری نہیں۔ اور نہ یہ ضروری ہے۔ کہ وہ صاحب شریعت نبی کا متبع نہ ہو۔ پس ایک امتی کو ایسا نبی قرار دینے سے محذور لازم نہیں آتا۔"
(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۳۸)

اس حوالہ سے صاف ثابت ہے۔ کہ ایک امتی کو جو بہر حال کسی نبی کا متبع ہوگا نبی قرار دینے میں کوئی حرج واقع نہیں ہوتا۔ بحالیکہ وہ صاحب شریعت جدیدہ ہونے کا دعوے نہ کرے۔ اور نبی کے حقیقی معنی یعنی خدا سے بذریعہ وحی خبر پانا۔ اور شرف مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ سے مشرف ہونا اس پر اطلاق پا سکے۔ دوسرے الفاظ میں یہ نبی کے حقیقی معنوں کی رُو سے تعریف ہے۔ کہ وہ شرف مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ سے مشرف ہو۔ شریعت جدیدہ لانا یا صاحب شریعت نبی کا متبع نہ ہونا زوائد ہیں جو صرف بعض انبیاء کی خصوصیات ہیں۔ یہ ہے سنہ ۱۹۰۱ء کے بعد کی تعریف نبوت۔ مگر ۱۷ اگست سنہ ۱۸۹۹ء کے الحکم میں فرماتے ہیں۔ "اسلام کی اصطلاح میں نبی اور رسول کے یہ معنی ہوتے ہیں کہ وہ کامل شریعت لاتے ہیں۔ یا بعض احکام شریعت سابقہ منسوخ کرتے ہیں۔ یا نبی سابق کی امت نہیں کہلاتے۔ اور براہ راست بغیر استفادہ کسی نبی کے خداوند تعالیٰ سے تعلق رکھتے ہیں۔" اس جگہ ضروری قرار دیا۔ کہ ایک نبی کسی دوسرے نبی سابق کی امت نہ کہلائے۔

اس کے علاوہ توضیح مرام صفحہ ۱۸ پر مکالمہ الٰہیہ اور اظہار غیبیہ محدث یا جزئی نبی کی خاصیت بیان کی ہے۔ چنانچہ فرمایا "محدث بھی ایک معنوں سے نبی ہی ہوتا ہے۔ گو اس کے لئے نبوت تامہ نہیں۔ مگر تاہم جزئی طور پر وہ ایک نبی ہی ہے۔ کیونکہ وہ خدا تعالےٰ سے ہم کلام ہونے کا ایک شرف رکھتا ہے۔ امور غیبیہ اس پر ظاہر کئے جاتے ہیں۔" اس لئے اپنے الہام میں لفظ نبی اور رسول کی توجیح اور تاویل کی۔ فرمایا "یہ الفاظ رسول اور مرسل اور نبی کے میرے الہام میں میری نسبت خدا تعالےٰ کی طرف سے بے شک ہیں۔ لیکن اپنے حقیقی معنوں پر محمول نہیں۔" (سراج منیر صفحہ ۳)

سنہ ۱۹۰۱ء سے قبل اور بعد کی تعریف نبوت میں بین فرق ہے۔ خصوصاً اس لحاظ سے کہ ایک غلطی کے ازالہ میں فرمایا:۔ کہ "قرآن شریف بجز نبی بلکہ رسول ہونے کے دوسروں پر علوم غیب کا دروازہ بند کرتا ہے۔" حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۱ پر اس کی تصدیق فرمائی۔ کہ "احادیث نبویہ میں پیشگوئی کی گئی ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں سے ایک شخص پیدا ہوگا۔ جو عیسےٰ اور ابن مریم کہلائے گا۔ اور نبی کے نام سے موسوم کیا جائے گا۔ یعنی اس کثرت سے مکالمہ مخاطبہ کا شرف اس کو حاصل ہوگا۔ اور اس کثرت سے امور غیبیہ اس پر ظاہر ہونگے کہ بجز نبی کسی پر ظاہر نہیں ہو سکتے۔"

اب ایک شبہ کا ازالہ باقی رہ جاتا ہے۔ اور وہ یہ کہ سنہ ۱۸۹۹ء کی تعریف کو اسلام کی اصطلاح قرار دیا ہے کیا سنہ ۱۹۰۱ء کے بعد بھی اسی کو اسلام کی اصطلاح مانتے رہے۔ یا حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۱ اور ایک غلطی کا ازالہ کے پیشکردہ حوالوں کے مطابق کثرت امور غیبیہ کے اظہار کو ہی اسلامی اصطلاح قرار دے دیا؟ اس کے جواب میں ملاحظہ ہو حضور کا فرمان کہ "خدا تعالےٰ کی طرف سے ایک کلام پا کر جو غیب پر مشتمل ہو۔ زبردست پیشگوئیاں ہوں مخلوق خدا کو پہونچانے والا اسلامی اصطلاح کی رو سے نبی کہلاتا ہے۔"
(تقریر حجۃ اللہ صفحہ ۲ نیز الحکم ۶ مئی سنہ ۱۹۰۸ء)

پھر واضح ہو کہ یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ اسلامی اصطلاح کی رو سے نبوت کے ایک معنی ہوں۔ اور خدا کے حکم کے موافق نبوت کے معنی اس کے مخالف ہوں۔ فرمایا "آپ لوگ جس امر کا نام مکالمہ مخاطبہ رکھتے ہیں۔ میں اس کی کثرت کا نام بحکم الٰہی نبوت رکھتا ہوں۔" (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۸) یہ تو تھا حکم الٰہی اب خدا کی اپنی اصطلاح بھی ملاحظہ فرمائیے۔ اسلام کی اصل اور حقیقی اصطلاح خدا کی اصطلاح سے کس طرح مختلف ہو سکتی ہے؟ فرمایا "خدا کی یہ اصطلاح ہے۔ جو کثرت مکالمات و مخاطبات کا نام اس نے نبوت رکھا ہے۔" (چشمہ معرفت صفحہ ۳۲۵) بعض دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کے منکر جھنجھلا کر کہہ دیتے ہیں۔ کہ اچھا یہ بھی اسلامی اصطلاح سہی۔ مگر یہ تو صوفیا کے قول کے لحاظ سے ہے۔ انبیاء اللہ کے لحاظ سے نہیں۔ اس کے لئے ملاحظہ ہو حضور فرماتے ہیں "جبکہ وہ مکالمہ و مخاطبہ اپنی کیفیت اور کمیت کی رو سے کمال درجہ تک پہونچ جائے۔ اور اس میں کوئی کثافت اور کمی باقی نہ ہو تو وہی دوسرے لفظوں میں نبوت کے نام سے موسوم ہوتا ہے۔ جس پر تمام نبیوں کا اتفاق ہے۔" (الوصیت صفحہ ۱۲)

ان سب حوالوں کے مطابق حضور کا اپنا عقیدہ تھا "میرے نزدیک نبی اسی کو کہتے ہیں جس پر خدا کا کلام یقینی وقطعی و بکثرت نازل ہو۔ جو غیب پر مشتمل ہو۔ اس لئے خدا نے میرا نام نبی رکھا مگر بغیر شریعت کے" (تجلیات الٰہیہ صفحہ ۲۶)
پس اس لحاظ سے بھی تعریف نبوت میں تبدیلی ماننی پڑتی ہے۔ کہ اسلامی اصطلاح بیک وقت سنہ ۱۸۹۹ء والی اور وہ جو بعد کے حوالوں سے ثابت ہے۔ آپسمیں مطابقت نہیں رکھتی۔ اور تبدیلی ظاہر ہے۔ حضور تو بعد میں یہاں تک فرماتے ہیں۔ کہ "مخالف مسلمان مکالمہ الٰہیہ کے قائل ہیں۔ لیکن اپنی نادانی سے ایسے مکالمات کو جو بکثرت پیشگوئیوں پر مشتمل ہوں نبوت کے نام سے موسوم نہیں کرتے۔" (چشمہ معرفت صفحہ ۱۸۰ و صفحہ ۱۸۱) افسوس بعض وہ لوگ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے کا دعویٰ کرتے ہیں اسی نادانی کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ احقر محمد عبد اللہ بی۔ ٹی مس سی لائل پور

امتحان "مسئلہ کفر و اسلام کی حقیقت"

مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام چھٹا امتحان "مسئلہ کفر و اسلام کی حقیقت" کا ۱۲ اخاء (اکتوبر) کو لیا جائے گا۔ یہ کتاب مسئلہ کفر و اسلام کے متعلق کماحقہ واقفیت حاصل کرنے کے لئے نہایت ہی عمدہ ہے۔ اس مسئلہ کے متعلق تمام امور پر شرح و بسط کے ساتھ روشنی ڈالی گئی ہے۔ اس کتاب کا مطالعہ ہر احمدی کے لئے ازبس ضروری ہے۔ اس اہمیت کے پیش نظر اس دفعہ یہ کتاب تجویز کی گئی ہے۔ تمام خواندہ احباب اور خواتین کی خدمت میں درخواست ہے

پیشگوئیوں اور معجزات کے متعلق چند اصولی باتیں

چھٹا اصل

"وعیدی پیشگوئی" ہمیشہ طغیانی اور سرکشی کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اگر وہ قوم یا فرد جس کے حق میں ایسی پیشگوئی کی جائے زیادتی اور ظلم سے باز آ جائے۔ تو لازماً اس پیشگوئی کا ظہور یا تو بالکل رک جائیگا۔ اور یا معرض تعویق میں پڑ جائے گا۔ اس ضمن میں ایمان دو قسم کا ہوتا ہے (۱) حقیقی اور مستقل ایمان (۲) عارضی اور ناقص ایمان۔ اگر حقیقی اور مستقل ایمان پیدا ہو جائے۔ تو موعودہ عذاب بالکل ٹل جاتا ہے۔ لیکن اگر یہ ایمان عارضی ہو۔ تو دوبارہ شرارت ثابت ہو جانے پر پھر ماخوذ ہو جاتے ہیں۔

پہلی صورت کی مثال۔ قرآن کریم کی یہ آیت ہے۔ "فلولا کانت قریۃ آمنت فنفعھا ایمانھا الا قوم یونس لما آمنوا کشفنا عنھم عذاب الخزی فی الحیاۃ الدنیا ومتعنٰھم الیٰ حین" (یونس رکوع ۱۰)

ترجمہ:۔ کیوں نہ بستیوں کے لوگ ایمان لے آئے تا ان کا ایمان انہیں نفع دیتا بجز قوم یونس کے وہ جب ایمان لائے تو ہم نے ان سے دنیا کی زندگی میں رسوا کن عذاب دور کر کے ان کو ایک عرصہ تک فائدہ پہنچایا۔ خلاصہ یہ کہ یونس کی قوم ایمان لا کر عذاب سے بچ گئی۔ اور پیشگوئی کا ظہور ٹل گیا۔

دوسری صورت کی مثال۔ اللہ تعالے فرعونیوں کے ذکر میں فرماتا ہے۔ کہ جب ان پر عذاب آتا تھا۔ تو وہ حضرت موسےٰ علیہ السلام سے کہتے یا ایھا الساحر ادع لنا ربک بما عھد عندک اننا لمھتدون۔ اللہ تعالے ان کے جواب میں فرماتا ہے فلما کشفنا عنھم العذاب اذا ھم ینکثون (زخرف رکوع ۵) پھر جب ہم ان سے عذاب دور کر دیتے تو وہ اپنے عہد کو توڑ دیتے۔ فرعونیوں نے اسی طرح نو دفعہ جھوٹے وعدے کئے۔ اور جعلی رجوع کا اظہار کیا۔ مگر ہر مرتبہ اللہ تعالے ان سے عذاب ٹالتا ہی رہا۔ کیوں؟ اس لئے کہ یہ اس کی سنت ہے۔ کہ وہ ادنے رجوع کا بھی فائدہ ضرور پہونچاتا ہے۔

(ب) اسی طرح سورہ دخان میں اللہ تعالے فرماتا ہے کہ عذاب دخان کے وقت کفار درخواست کریں گے ربنا اکشف عنا العذاب انا مومنون جواباً فرماتا ہے۔ انا کاشفوا العذاب قلیلا انکم عائدون۔ یعنے ہم عذاب تو ضرور کچھ عرصہ کے لئے ٹال دیں گے مگر یہ غلط ہے کہ تم مومن بن جاؤ گے کیونکہ تم پھر شرارتوں کی طرف عود کرو گے۔

دراصل یہ دنیا تو دار العمل ہے۔ ایمان اور کفر کا اجر دینے کے لئے اللہ تعالے نے قیامت کا دن مقرر فرمایا ہوا ہے اس لئے اس دنیا میں سزا۔ عذاب وعید صرف اس بناء پر مترتب ہوتے ہیں۔ کہ لوگ ظلم اور تعدی میں حد سے بڑھ جاتے ہیں۔ اور اپنی سرکشی کے ذریعے فتنہ برپا کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ امام فخرالدین رازی آیت فاخذھم الطوفان وھم ظالمون (عنکبوت) کی تفسیر میں لکھتے ہیں:۔ فیہ اشارۃ الی لطیفۃ وھی۔ ان اللہ لا یعذب علےٰ مجرد وجود الظلم والا یعذب من ظلم وتاب فان العظیم وجد منہ وانما یعذب علی الاصرار علی الظلم (تفسیر کبیر جلد ۶ صفحہ ۷۵۱) یعنے اللہ تعالے صرف ظلم پر اصرار کرنے پر عذاب نازل فرماتا ہے۔

پس حقیقی ایمان لانا تو جرم اور بنائے پیشگوئی کی مستقل تلافی کر دیتا ہے۔ اور عارضی اور وقتی ایمان میں اللہ تعالے سزا کو قیامت پر اٹھا رکھتا ہے۔ اور عذاب دنیا سے بچا لیتا ہے۔

پس چھٹا اصل یہ ہے کہ طغیان اور سرکشی کے ترک کر دینے پر پیشگوئی کا ظہور یا تو بالکل ٹل جاتا ہے۔ یا معرض تعویق میں پڑ جاتا ہے۔

ساتواں اصل

بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ جس شخص کے حق میں پیشگوئی ہوتی ہے اس کے حق میں پوری نہیں ہوتی۔ بلکہ اس کے متبع خلیفہ یا جانشین کے ہاتھوں پوری ہو جاتی ہے۔ مثلاً:۔

(ا) رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بینما انا نائم البارحۃ اذ اتیت بمفاتیح خزائن الارض۔ حتیٰ وضعت فی یدی قال ابوھریرۃ فذھب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وانتم تنتثلونھا (بخاری کتاب الرویاء جلد ۴) ترجمہ۔ میں سو رہا تھا کہ مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں دی گئیں۔ یہانتک کہ وہ میرے ہاتھوں میں رکھ دی گئیں۔ حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تو اب اس دنیا سے تشریف لے گئے۔ اب تم (اے صحابہ) ان خزانوں کو جمع کرتے رہو۔

(ب) رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھوں میں سونے کے دو کنگن دیکھے۔ ان کو آپ نے خود پھونک مار کر اڑا دیا۔ حضور نے اس سے دو مکذب مدعیان نبوت مراد لئے (بخاری)۔ ان میں سے ایک مسیلمہ کذاب آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تو آپ نے فرمایا۔ لئن ادبرت لیعقرنک اللہ وانی لاراک الذی اریت فیک ما اریت الحدیث (مسلم باب الرویاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم) اگر تو نے دین حق سے انحراف کیا۔ تو اللہ تعالے تجھے تباہ کر دے گا۔ اور میرا خیال ہے کہ تو وہی ہے جس کے متعلق میں نے رویا دیکھا ہے۔ پھر سونے کے کڑوں والی رویاء روایت میں درج ہے۔ گویا مسیلمہ کی ہلاکت اسی رویا کے مطابق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں ہونی چاہیئے تھی۔ لیکن وہ خلافت صدیقیہ کے عہد میں ہلاک ہوا۔ اس واقعہ کے متعلق مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری لکھتے ہیں۔ "پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی دعا کا اثر مسیلمہ پر یہ ہوا تھا۔ کہ آپ کی دعا کے بعد مرا۔ مگر آخر کار چونکہ بے نیل مرام مرا۔ اس لئے دعا کی قبولیت میں شک نہیں"

(مرقع قادیانی اگست ۱۹۰۸ء صفحہ ۸)

(ج) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ ان اللہ تعالےٰ اعطانی فارس ونساءھم وسلاحھم واموالھم یعنے اللہ تعالے نے مجھے فارس دیا۔ فارس والوں کی عورتیں ان کے ہتھیار اور ان کے اموال دیئے۔ پھر آگے فرمایا اعطانی الروم ونساءھم وابناءھم وسلاحھم واموالھم وامدنی بحمیر اور مجھے روم دیا۔ روم والوں کی عورتیں۔ ان کے بیٹے۔ ان کے ہتھیار ان کے اموال دیئے۔ ان الفاظ میں پیشگوئی کے وقوع کا ذکر یقین ہے۔ کہ اعطانی ماضی کا صیغہ استعمال ہوا ہے مگر یہ سب کچھ خلفاء کے ذریعے ہوا۔

(د) پھر ملاحظہ ہو وہ روایت جو ابن ماجہ اور مسند احمد حنبل میں ہے:۔ اللہ اکبر اعطیت مفاتیح الشام واللہ انی لابصر قصورھا الحمر من مکانی ھذا اللہ اکبر اعطیت مفاتیح فارس یعنے مجھے شام کے خزانے دیئے گئے۔ اور میں یہیں اس کے سرخ محل دیکھ رہا ہوں۔ مجھے فارس کے خزانے دیئے گئے۔ یہ بھی رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد بصورت پوری ہوئی۔

(ذ) فاما نرینک بعض الذی نعدھم او نتوفینک فالینا یرجعون (پارہ ۲۴ رکوع ۱۳) یعنی جو وعدے ہم ان کے بارے میں کرتے ہیں یا تو تمہیں دکھائیں گے یا تجھے وفات دیدیں گے۔ ہماری طرف ہی انکو لوٹ کر آنا ہے۔

(س) ایسا ہی حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ابوجہل کے ہاتھ میں جنت کا انگوری خوشہ دیکھا۔ لیکن اسے اسلام قبول کرنے کی توفیق نہ ملی۔ البتہ اس کا بیٹا عکرمہ اسلام میں داخل ہوا۔

پس اس سلسلے میں ساتواں اصل جو ہمیشہ مدنظر رکھنا چاہیئے۔ یہ ہے کہ بعض اوقات جس شخص کے حق میں پیشگوئی ہوتی ہے۔۔۔

والدہ صاحبہ مرحومہ کا ذکر خیر

میری عمر کوئی آٹھ نو سال کی ہوگی جب والد صاحب اور والدہ صاحبہ مجھے ساتھ لے کر قادیان آئے۔ ان کی بڑی خواہش تھی کہ وہ میرے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے درازیٔ عمر کی دعا کرائیں۔ مجھے یاد ہے۔ حضور نے مسجد مبارک میں میری پشت پر اپنا دست مبارک رکھا۔ اور میرے چچا میاں احمد الدین صاحب سے جو کہ ساتھ تھے۔ حضور نے فرمایا۔ یہ کس کا لڑکا ہے۔ انہوں نے کہا حضور یہ میرے بھائی کا لڑکا ہے۔ اس وقت حضور نے فرمایا "یہ لڑکا بڑا ہوگا"۔ والد صاحب اور والدہ صاحبہ کی وصیت اسی وقت کی ہے۔ والد صاحب کے ذمہ وفات کے وقت کوئی بقایا نہ تھا۔ والدہ صاحبہ کے پاس بھی جو روپیہ آتا۔ پہلے اس کا دسواں حصہ ادا کرتیں اور پھر دوسرے مصارف میں لگاتیں۔ ایک دفعہ جب والدہ صاحبہ سخت بیمار ہوگئیں تو وصیت کا سب حساب کر کے اپنا حصہ آمد جو کہ سات تولہ سونا کی صورت میں تھا ادا کر دیا۔ بوقت وفات ان کے ذمہ کوئی بقایا نہیں تھا۔

۱۹۳۶ء میں والد صاحب میاں محمد یوسف صاحب مرحوم نے ارادہ حج بیت اللہ کیا۔ کیونکہ ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب نے ان کی آنکھوں کا معائنہ کر کے کہا تھا۔ کہ موتیا اتر رہا ہے۔ اسی وجہ سے وہ حج کے فرض سے جلد فارغ ہو جانا چاہتے تھے۔ چونکہ والدہ صاحبہ بھی اپنے دل میں حج کا بہت شوق رکھتی تھیں۔ اس لئے میں نے ان کی بھی تیاری کر دی کراچی تک میں ساتھ گیا۔ اس وقت والد صاحب مرحوم بوجہ اسہال بہت کمزور تھے۔ مگر جہاز میں سوار ہوتے ہی باوجود ضعیفی کے بہت خوش اور صحت مند نظر آنے لگے۔ آخر والد صاحب اور والدہ صاحبہ بخیریت تمام حج سے واپس آئے۔ اور پہلے قادیان جا کر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ سے ملاقات کی۔ پھر اپنے وطن پنڈی چری گئے۔ والدہ صاحبہ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں پر بے حد یقین تھا۔ خود بھی نہایت صالحہ اور تہجد گزار تھیں۔

خاکسار اور خاکسار کے دو چھوٹے بھائی عبد الرحمٰن اور عبد الرحیم کے لئے والدہ صاحبہ مرحومہ کو قادیان میں مکانات دیکھنے کا بے حد شوق تھا۔ چنانچہ جب پہلے پہل ہم نے شہر میں ایک مکان بنایا تو والدہ صاحبہ نے بہت خوش ہو کر فرمایا۔ ہمارے لئے بھی ایک دو کمرے بنانا ہم انشاء اللہ تعالیٰ حج کے بعد یہاں آ کر رہیں گے۔ پھر خدا تعالیٰ نے ہمیں توفیق دی تو ہم تینوں بھائیوں نے چار مکان یکے بعد دیگرے بنائے۔ جو کہ ان کی خوشی کا باعث ہوئے۔

وفات سے چار ماہ قبل ہم ان کو پنڈی چری سے قادیان لے آئے۔ مختلف ڈاکٹروں سے علاج کرایا۔ مگر کمزوری بڑھتی گئی۔ اور آخر ۱۶ جولائی بروز بدھ وار وفات پائی انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے قرب میں جگہ دے۔ خاکسار۔ روشن الدین

غیر مبایعین غیر احمدیوں کو کافر سمجھتے ہیں

اخبار "پیغام صلح" نے اپنے ۱۴ اگست کے پرچہ میں بعنوان "ہمیں کیوں مدیر ایمان کی تجاویز سے اتفاق نہیں" ایک مضمون لکھا ہے۔ جس میں "مدیر ایمان" کی اس تجویز کو رد کرتے ہوئے کہ "لاہوری جماعت اپنے مخصوص مذہبی فرقہ وار تنظیم سے بالاتر ہو کر ایک تبلیغی انجمن بنائے جس میں ہر خیال کے مسلمان شامل ہوں۔ اور اس عام سطح سے اسلام کی تبلیغ کرے" لکھا ہے "ہمارا ایمان ہے کہ آج کوئی تحریک بغیر امام عصر حاضر کی قیادت کے کامیاب نہیں ہوسکتی۔ اور ہم ان مُردہ مسلمانوں کو اپنے ساتھ ملا کر کیا کریں جو زمانہ کے امام کا انکار کرتے ہیں۔ تکفیر کرتے ہیں اور جہالت کی موت مرنے کو تیار ہوتے ہیں۔ ہاں وہ لوگ جو بے شر ہوں اور حضرت بانیٔ سلسلہ (یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کے مخالف نہ ہوں اور تکفیر بازی جن کا شیوہ نہ ہو۔ ہم تبلیغ اسلام کے لئے ان کے ساتھ تعاون کر سکتے ہیں اور کوئی وجہ نہیں کہ ان کے ساتھ تعاون کیوں نہ کیا جائے۔ لیکن مسلمانوں نے اپنے گذشتہ رویہ سے ثابت کر دیا ہے کہ ان میں ایسے لوگ مفقود ہیں"۔

مندرجہ بالا اقتباس سے ثابت ہے۔ کہ غیر مبایعین کے نزدیک غیر احمدی مردہ ہیں۔ وہ جہالت کی موت مرنے والے ہیں۔ تیسرے وہ بے شر نہیں۔ وہ بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے مخالف ہیں اور ان کا شیوہ تکفیر بازی ہے۔ یعنی وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کافر قرار دیتے ہیں۔ (نعوذ باللہ) ان وجوہ سے غیر مبایعین غیر احمدیوں کے ساتھ مل کر کام کرنے کے لئے تیار نہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ جب بالفاظ "پیغام صلح" مسلمانوں نے اپنے گذشتہ رویہ سے ثابت کر دیا ہے۔ کہ ان میں سے ایسے لوگ مفقود ہیں جو مذکورہ بالا حرکات کے مرتکب نہ ہوں۔ تو غیر مبایعین کا یہ عقیدہ کہ جو شخص کلمہ گو ہو اسے کافر نہیں کہنا چاہیئے۔ کدھر گیا۔ جب کہ وہ تسلیم کر چکے ہیں کہ مسلمانوں نے اپنے گذشتہ رویہ سے ثابت کر دیا ہے کہ ان میں ایسے لوگ مفقود ہیں جن کا شیوہ تکفیر بازی نہ ہو۔

یعنی وہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی تکفیر نہ کرتے ہوں۔ ادھر انہیں یہ بھی مسلم ہے کہ کسی مسلمان کو کافر کہنے والا خود کافر ہو جاتا ہے۔ گویا اہل پیغام کے نزدیک موجودہ زمانہ کے تمام مسلمان حضرت مرزا غلام احمد علیہ التحیۃ والسلام کی تکفیر اور مخالفت کرنے کی وجہ سے کافر ہو چکے ہیں اور اب وہ اس قابل نہیں کہ ان کے ساتھ مل کر ان تبلیغ میں تعاون کیا جائے۔

اب غیر مبایعین بتائیں کہ وہ کلمہ گو کہاں ہیں۔ جنہیں وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان نہ لانے کے باوجود مسلمان قرار دیتے ہیں۔ خاکسار۔ شمس الدین جالندھری

غیر بیمہ شدہ لفافوں میں
چھوٹی چھوٹی رقوم کا نقدی اور نوٹوں کی صورت میں بھیجنا منع ہے ۔ اور ہمیشہ خطرناک ۔
پس نقصان کا انتظار مت کریں ۔ بلکہ دانائی سے کام لیتے ہوئے اپنے حسابات
انڈین پوسٹل آرڈر کے ذریعہ چکائیں ۔ جو محفوظ ترین اور ارزاں ترین طریق ہے ۔
تفصیلات اپنے ڈاکخانہ سے دریافت کریں ۔

USE INDIAN

POSTAL ORDERS

NO. 5

تریاق کبیر

:- یہ گھر کا ڈاکٹر ہے ۔ سر درد ۔ پیٹ درد ۔ دانت کی درد ۔ گلے کی درد ۔ سینہ کی درد ۔ اسہال ۔ سوءِ ہضم ۔ وغیرہ کے مریضان کو اس دوا کے لگانے یا پلانے سے فوری فائدہ ہوتا ہے ۔ بھڑ ۔ بچھو ۔ سانپ کاٹے کو ان کے زخموں کے لئے یہ تریاق ہے ۔ عام مرضوں میں ڈاکٹر کی ضرورت ہی نہیں رہتی ۔ اور بڑے امراض میں ڈاکٹر کے آنے تک مریض کی حالت اچھی رہتی ہے ۔ اس کا ہر گھر میں موجود ہونا نہایت ضروری ہے قیمت چھوٹی شیشی ۸ ر درمیانی شیشی عہ ر بڑی شیشی عگ ر

اس کے مفید ہونیکے متعلق ذیل کا سرٹیفکیٹ ملاحظہ فرمائیں

مکرمی محترمی جناب میاں محمد شریف صاحب ریٹائرڈ ای ۔ اے سی تحریر فرماتے ہیں ۔ کہ " میں نے تریاق کبیر کو خود بھی استعمال کیا ہے ۔ اور اپنے رشتہ داروں کو بھی استعمال کرایا ہے ۔ میں نے اس کو بہت فائدہ مند پایا ہے ۔ اللہ تعالےٰ موجد کو دین و دنیا کی حسنات عطا فرمائے ۔"

ملنے کا پتہ :- **منیجر دواخانہ خدمت خلق قادیان (پنجاب)**

ہر دس روپے کی رقم پر دس سال میں تین روپے نو آنے منافع ہو جاتا ہے ۔ پوسٹ آفس سے چار آنے ۔ آٹھ آنے ۔ اور ایک روپیہ والے سیونگس اسٹامپ مل سکتے ہیں جونہی آپ انہیں خریدیں ۔ ایک سیونگس کارڈ پر جو ہر پوسٹ آفس سے مفت ملتا ہے چپکاتے جائیں ۔ جب کارڈ پر دس روپے کی قیمت کے اسٹامپ ہو جائیں تو پوسٹ آفس سے اسکے تبادلہ میں ایک ڈیفنس سیونگس سرٹیفکیٹ لے لیں ۔

اپنا سیونگس کارڈ ابھی لے لیجئے

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

سائیگاں ۵ راگست مارشل چیانگ کائی شیک نے برما کی چینی سرحد پر ۲ لاکھ ۴۰ ہزار فوج جمع کر دی ہے۔ یونان میں ایک نیا جنگی ہیڈ کوارٹر قائم کر دیا گیا ہے اور وہاں زبردست جنگی تیاریاں شروع کر دی گئی ہیں۔ امریکن گورنمنٹ نے بھی بحرالکاہل میں گشت کرنے کے لئے تباہ کن جہازوں اور آبدوزوں کا مضبوط بیڑہ بھیج دیا ہے۔ وہ کرد و زرلز بن بھی پہنچ گئے ہیں۔

لنڈن ۵ راگست معلوم ہوا ہے جاپانیوں نے کینٹن (شمالی چین میں برطانی نوآبادی) کے علاقہ کی ناکہ بندی کر دی ہے۔ اور اس کے رستوں پر فوجیں متعین کر رکھی ہیں۔ کوئی چیز اندر نہیں جانے دیتے۔

ٹوکیو ۵ راگست ڈومے ایجنسی کو اطلاع ملی ہے۔ کہ سیام کے وزیر خارجہ نے جاپانی سفیر مقیم بنکاک کو اطلاع دی ہے۔ کہ سیام کی حکومت نے مینچوکو کی جاپانی گورنمنٹ کو تسلیم کر لیا ہے۔

شملہ ۵ راگست حکومت ہند نے کاغذ کی فروخت پر کنٹرول کا جو فیصلہ کیا ہے۔ اس کے ماتحت اخباری کاغذ خریدنے کے لئے حکومت کی طرف سے لائسنس دیئے جائیں گے۔ جو اخبارات کے مہیا کردہ اعداد و شمار کی بنا پر جاری کئے جائیں گے۔ جو اخبارات براہ راست کاغذ منگاتے ہیں۔ ان کو اسی قدر کاغذ منگوانے کا اختیار ہوگا۔ جتنا انہوں نے گذشتہ سال منگوایا اور خرچ کیا۔

لنڈن ۵ راگست امریکن ذرائع سے اطلاع ملی ہے کہ وشی گورنمنٹ نے جرمن فوجوں کو فرانس سے گذر کر سپین میں جانے کی اجازت دیدی ہے جرمنی نے یورپ کے اس حصہ میں اہم اقدام کی تیاری مکمل کر لی ہے۔ جبرالٹر کی دور تک مار کرنے والی بھاری توپیں سپین بھیجی جائیں گی۔

شملہ ۵ راگست۔ لارڈ ہیلی فیکس نے نیو یارک میں ایک انٹرویو میں کہا۔ کہ ہندوستان کے لئے درجہ نوآبادیات کی تاریخ معین نہیں کی جا سکتی۔ اخبار نویسوں نے ان سے دریافت کیا۔ کہ آپ کہتے ہیں۔ برطانیہ آزادی کے لئے لڑ رہا ہے۔ کیا اس کا یہ مطلب ہے کہ ہندوستان کو بھی آزاد کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا۔ ہم ہندوستان کو درجہ نوآبادیات دینے کا وعدہ کر چکے ہیں۔ اسے ضرور پورا کیا جائے گا۔ ہندوستان کا مسئلہ ایک فقرہ میں حل نہیں ہو سکتا۔

شملہ ۵ راگست۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند نے ڈاکٹر مونجے کو لنڈن میں ہائی کمشنر فار انڈیا کا عہدہ پیش کیا تھا۔ جو سر فیروز خان نون خالی کر رہے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے اسے منظور کر لیا ہے۔

شملہ ۵ راگست پنجاب گورنمنٹ نے اس سال ایڈیشنل پولیس پر دس لاکھ روپیہ خرچ کیا ہے۔ یہ پولیس صوبہ میں امن برقرار رکھنے کے لئے بھرتی کی گئی ہے۔ ہوائی استحکامات کے لئے ۳۰ لاکھ روپیہ خرچ کیا گیا ہے۔ حکومت ہند نے ان شہروں کی ایک فہرست تیار کی ہے۔ جن میں ہوائی پناہ گاہوں کی تعمیر فوراً شروع ہو جائیگی پناہ گاہوں کی تفاصیل صوبائی حکومتیں طے کریں گی۔

امرتسر ۵ راگست یہاں کے تین نہنگ سکھوں پر نشان صاحب کھینے کے الزام میں زیر دفعہ ایکٹ اسلحہ جات فرد جرم عائد کر دی گئی ہے۔ ملزموں نے جرم سے انکار کیا اور کہا کہ نشان صاحب ان کا مذہبی نشان ہے۔

لنڈن ۶ راگست ہوائی وزارت کے اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ رائل ایر فورس نے جنوب مشرقی جرمنی کے کارخانوں پر خوب بم برسائے۔ بالخصوص ہین ہائم کو نشانہ بنایا گیا۔ دشمن کے اکا دکا ہوائی جہازوں نے انگلینڈ اور سکاٹ لینڈ کے مشرقی کنارہ پر بم گرائے جن سے کچھ جانی و مالی نقصان ہوا۔

واشنگٹن ۶ راگست۔ آج یہاں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ امریکہ نے سامان جنگ روس بھیجنا شروع کر دیا ہے۔

لنڈن ۶ راگست یہاں کا روسی سفارت خانہ روزانہ جنگ کی خبریں شائع کرتا ہے۔ آج اس نے بیان کیا۔ کہ پولینڈ میں ایک خفیہ ریڈیو سٹیشن نے روس اور پولینڈ میں سمجھوتہ کی خبر براڈکاسٹ کی نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ اب پولینڈ میں جرمنوں پر زیادہ چھاپے مارے جاتے ہیں۔

ماسکو ۶ راگست۔ آج کے روسی اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ سمالنسک اور یوکرین کے علاقہ میں لڑائی ہو رہی ہے۔ روسی ہوائی جہاز دشمن کے مشینی دستوں پیدل فوجوں اور ہوائی اڈوں پر زور کے حملے کر رہے ہیں۔ سمالنسک کے علاقہ میں ہم ایک ایک انچ کے لئے لڑ رہے ہیں۔ یہاں دشمن کو بہت بھاری نقصان پہنچا ہے۔ اگرچہ ہمارے بھی کئی ڈویژنوں کا صفایا ہو گیا۔ دشمن کے ہوائی جہازوں نے کل رات پھر ماسکو پر ہوائی حملہ کرنے کی کوشش کی۔ مگر بہت کم شہر پر پہنچ سکے۔ اکا دکا بم پھینکے۔ جن سے بعض پرائیویٹ مکانوں کو نقصان پہنچا۔ دشمن کے پانچ جہاز زیر باد کر دیئے گئے۔

وشی ۶ راگست فرانسیسی حکومت کی انڈو چائنا کے متعلق پالیسی پر امریکہ میں جو شدید نکتہ چینی ہوئی۔ اس کے جواب میں اس نے ایک اعلان شائع کیا ہے جس میں لکھا ہے۔ کہ شام اور ہند چینی کا معاملہ جداگانہ نوعیت کا ہے۔ ہند چینی کے متعلق جاپان نے جو سخت مطالبات پیش کئے۔ ان کی وجہ سے ہم بے بس تھے۔ کیونکہ وہاں ہماری فوج اتنی نہ تھی۔ جو جاپان کا مقابلہ کر سکتی۔

لنڈن ۶ راگست۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ جاپانی فوجیں سائیگاں سے جنوب مغرب کی طرف بھاری تعداد میں جا رہی ہیں۔ کچھ جاپانی فوجیں تھائی لینڈ کی سرحد کے ایک شہر میں پہنچ گئی ہیں۔ اس شہر کا نام ابھی نہیں بتایا گیا۔ تھائی لینڈ نے بھی اپنی مشرقی فوج کا ہیڈ کوارٹر ہند چینی کی سرحد کے پاس بنا لیا ہے۔

لنڈن ۶ راگست جرمن ہائی کمانڈ نے اپنے ایک تازہ اعلان میں روسیوں کے جانی اور مالی نقصان کی تفصیلات بیان کی ہیں۔ اس نے کہا ہے کہ جب سے لڑائی شروع ہوئی ہے۔ ۹ لاکھ روسی پکڑے جا چکے ہیں۔ جو لوگ مارے جا چکے ہیں۔ ان کی تعداد اس سے کہیں زیادہ ہے روسیوں کو جنگی سامان کے لحاظ سے بھی بہت بھاری نقصان پہنچا ہے چنانچہ روسیوں کے دس ہزار سے زیادہ ہوائی جہاز۔ دس ہزار سے زیادہ توپیں اور دس ہزار سے زیادہ فوجی گاڑیاں برباد کی جا چکی ہیں جرمن ہائی کمانڈ نے یہ نہیں بتایا کہ جرمنوں کا کتنا نقصان ہوا ہے۔

لنڈن ۶ راگست ایڈمرل ڈارلان پیرس جا رہے ہیں کہا جاتا ہے کہ فرانس اور جرمنی کے میل جول میں کوئی الجھن پیدا ہو گئی ہے اور اسی الجھن کو سلجھانے کے لئے وہ پیرس جا رہے ہیں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وشی کی گورنمنٹ افریقہ کے بارے میں جس پالیسی پر چل رہی ہے۔ ایڈمرل ڈارلان نے اس کی ساری ذمہ داری اپنے اوپر لے لی ہے

قاہرہ ۶ راگست طبرق میں ہمارے گشتی دستوں نے ایک جرمن چوکی پر چھاپہ مار کے اسے اپنے قبضہ میں کر لیا اور دشمن کو بھاری نقصان پہنچایا۔ بہت سے جرمن گرفتار کر لئے گئے ہیں۔

لنڈن ۶ راگست سویڈن کے ایک اخبار نے ہندوستان کی جنگی سرگرمیوں کو سراہا ہے اور مشرق وسطیٰ میں ہندوستانیوں نے جو کارہائے نمایاں سرانجام دیئے۔ ان کا بھی ذکر کیا ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ ہندوستان ہتھیار بنانے میں اہم حصہ لے رہا ہے اور بہت سے ہتھیار وہ بیرونی ممالک کو بھجوا رہا ہے۔

کلکتہ ۶ راگست برما سے جو ڈیلیگیشن ہندوستان آ رہا ہے اس کے لیڈر مسٹر طیب جی